سوال

صلہ رحمی

جواب

صلہ رحمی کی حدودالسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک صلہ رحمی اوراچھے اخلاق کے مظاہرے کا سبق دیا اور صلہ رحمی کے حق دار رشتے دار بھی ہیں لیکن میرے چند رشتے دار ابھی حدود پھلانگتے جا رہے ہیں، روزروز میری ماں کواذیتیں دینا، بلاوجہ کے اعتراضات کرنا ،چھوٹی چھوٹی بات پر گھر آنا چھوڑ دینا ان کا معمول ہے۔ میں حتی الامکان کوشش کرتا ہوں کہ ان سے پھر بھی اچھے سے بات کروں ان کی باتوں کو اگنور کروں لیکن اب معاملات حد سے بڑھ رہے ہیں۔ ایسے میں میرے فرائض کیا ہیں؟ کیا میں ان کی ناراضگی کی پرواہ کروں؟ اگر میں انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہوں چاہے وہ میرے گھر آئیں نہ آئیں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ اگر میں ان کی فضول ناراضگیوں پر انھیں نہیں مناتا ان کے مستقبل کے فتنے کے ڈر سے خاموش ہی رہتا ہوں تو کیا اس حدیث کا اطلاق مجھ پر بھی ہوگا کہ جو اپنے مسلمان بھائی سے تین دن بات نہ کرے اللہ پاک اس سے ناراض ہوتے ہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! صلہ رحمی ہوتی ہی اس وقت ہے، جب دیگر رشتہ دار قطع رحمی اور ظلم وستم کا مظاہرہ کریں، ان کے حسن سلوک کے جواب میں اچھا سلوک کرنا صلہ رحمی نہیں بلکہ ادلے کا بدلہ ہے، ان کے ان ناروا سلوک کے باوجود آپ حتی الامکان صلہ رحمی کی ہی کوشش کریں، اسلام میں اسی کا حکم ہے اور اسی میں ہی اجر وثواب ہے۔ کہ آپ ان کی اذیتوں پر صبر سے کام لیتے ہوئے رشتوں کو قائم رکھیں۔ سیدنا ابوہریرہ فرماتے ہیں:

«أن رجلاً قال: یارسول ا ﷺ إن لی قرابۃ أصلھم ویقطعونی وأحسن الیھم ویسیئون إلی وأحلم عنھم ویجھلون علی فقال ﷺ: لئن كنت قلت فكأنما تسفهم الملّ ولا یزال معك من ا ظھیر علیھم مادمت علی ذلك» (صحیح مسلم: 6525) ''ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ میں ان سے بُردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا معاملہ کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر معاملہ تمہارے کہنے کے مطابق ہو تو جب تک تم ایسا کرتے رہوگے، تب تک ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔'' دوسری جگہ فرمایا: «لیس الواصل بالمكافي ولكن الواصل الذي إذا قطعت رحمه وصلها» ''برابر بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے، صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔'' (صحیح بخاری: 5991) اس سے معلوم ہوا کہ احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ دینا یا ملنے والوں سے ملنا تو مکافات کہلاتا ہے اور روٹھوں کو ملانا صلہ رحمی ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتوی کمیٹی محدث فتوی